حرمت شراب ـــــ قرآن و حدیث کی روشنی میں طائرانہ نظر

محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ ـ الخبر سعودی عرب

قرآن کریم' حدیث رسول ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین" اجماع امت اور عقل سلیم و فطرت کے تقاضوں میں شراب اور تمام نشہ آور اشیاء کی ہر قلیل و کثیر مقدار کے حرام ہونے کے روشن دلائل بکثرت موجود ہیں۔ اب اگر کوئی نوجوان جو کسی مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا مگر اس کی تعلیم و تربیت اور پرورش اہل مغرب کی آغوش میں ہوئی ـ انہی بے دین فضاؤں میں وہ پروان چڑھا اور اپنی عمر کا ایک بہترین حصہ بے دین معاشرہ میں گزارنے کے نتیجہ میں وہاں کی تہذیب و معاشرت سے متاثر ہو کر یہ کہتا پھرے کہ شراب تو ترقی یافتہ لوگوں کا ایک امتیازی مشروب ہے اور قرآن کریم میں کہیں بھی اس کو حرام قرار نہیں دیا گیا تو یہ اس کا قصور فہم ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے ناآشنائی اور صریح بدقسمتی ہے ورنہ اسے اس طرح کی دریدہ دھنی کرنے کی ہرگز جسارت نہ ہوتی۔

خود فریبی میں مبتلا ایسے افراد معاشرہ کی تسکین کے لئے ہم یہاں قرآن و سنت کی تعلیمات مختصر انداز سے صرف چند نقاط میں سمیٹ رہے ہیں کیونکہ سعادت مند روحوں کے مالک تو محض ایک لحہ کے غور و فکر طائرانہ نظر سے بھی مستفیض ہوسکتے ہیں۔

پہلا نقطہ

ان نقاط میں سے پہلا نقطہ یہ ہے۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کفار تک کے ہاں افصح العرب کے طور پر مسلم

تھی آپ ﷺ نے آیات مائدہ کے نزول پر ہر قسم کی شراب کو بہا کر تلف کر دینے کا حکم فرمایا تھا۔ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اسے ضائع کرنے کا حکم ہرگز نہ فرماتے۔'

دوسرا نقطہ

اور دوسرا نقطہ یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کی آیات سے نبی اکرم ﷺ شراب کے حرام ہونے کا حکم نہ سمجھتے تو لوگوں کو اس کے پینے' بیچنے اور رکھنے سے منع نہ فرماتے۔

تیسرا نقطہ

اور تیسرا نقطہ یہ ہے کہ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو آپ ﷺ شراب پینے والوں ' بنانے والوں اور بیچنے والوں اور دوسرے متعلقہ دس قسم کے افراد پر لعنت نہ فرماتے جو حدیث شریف میں وارد ہے۔

چوتھا نقطہ

اور چوتھا نقطہ یہ ہے کہ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو ابتدائے اسلام میں شراب نوشی کا چوتھی مرتبہ ارتکاب کرنے والے کو قتل نہ کرنے اور اس کی گردن مارنے کا حکم نہ فرماتے۔ اور قتل کے حکم کی منسوخی کے بعد شراب پینے والوں کے لئے قیامت تک کے لئے کوڑے مارنے کا حکم نہ فرمایا ہوتا۔

اہل مغرب سے یہ فریب خوردہ حضرات ہی بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ کیا نعوذ باللہ عجمی تھے۔ اور قرآن کو نہیں سمجھ سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف میں فرمایا ہے:

انا جعلناه قرانا عربیا لعلکم تعقلون (زخرف: ۳)

ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم آسانی سے اسے سمجھ لو

اور سورۃ شعراء میں فرمایا:

انه لتنزیل رب العالمین نزل به الروح الامین ‘علی قلبک لتکون من المنذرین ‘ بلسان عربی مبین (شعراء ۱۹۲ ۔ ۱۹۵)

اور یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا تاکہ نبی اکرم ﷺ اسے سمجھیں اور دوسرے لوگوں کو سمجھائیں۔ اب بتائیں کیا تہذیب مغرب کے دلدادہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ سے زیادہ عربی النسل اور زیادہ صاحب فہم ہیں۔ نعوذباللہ من ذلک

پانچواں نقطہ

اور پانچواں نقطہ یہ کہ قرآن کریم کی طرح حدیث رسول ﷺ بھی مصادر شریعت میں سے ایک ایسا مصدر ہے کہ جس سے تشریعی احکام ثابت ہوتے ہیں جیسے پھوپھی اور بھتیجی کو‘ خالہ اور بھانجی کو بیک وقت ایک آدمی کا نکاح میں لینا حدیث رسول ﷺ سے حرام ہونا ثابت ہے۔

حدیث کا مصدر شریعت ہونا مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہے:

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (آل عمران: ۱۳۲)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ و الرسول (النساء: ۵۹)

اور اگر کسی معاملہ میں تمارا تنازعہ ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول سے کروا لو۔

و ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتھوا (حشر : ۷)

اور رسول تمہیں جو دے وہ اختیار کر لو اور جس چیز سے وہ منع کر دے اس سے باز آ جاؤ۔

اور نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے شراب کے حرام ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ جن اشیاء یا امور کو حرام قرار دیں تو گویا قرآن ہی انکے حرام ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

چھٹا نقطہ

اور چھٹا نقطہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو فصاحت و بلاغت میں اساطین عرب تھے انہوں نے آیت مائدہ سے شراب کا قطعی حرام ہونا ہی سمجھا حتی کہ قرآن کے الفاظ " ھل انتم منتھون (کیا تم اس سے باز نہیں آؤ گے) سنتے ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پکار اٹھے انتہینا انتہینا یا رب اے ہمارے رب ! ہم باز آئے۔ پھر خلفاء و صحابیوں نے شرابیوں کو کوڑے مارے۔ مگر کسی صحابی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ تابعین و تبع تابعین اور ائمہ میں سے بھی کسی نے شراب کے حرام ہونے کی مخالفت نہیں کی تو کیا آج انگریز کا کوئی پرستار اپنے آپ کو ان قدسی نفوس سے زیادہ عقل و دانش کا مالک سمجھتا ہے ؟

ساتواں نقطہ

اور ساتواں نقطہ یہ کہ امت اسلامیہ کے تمام معروف مذاہب (اہل سنت' اہل ظاہر' اہل باطن' شیعہ) کا عہد نبوی سے لے کر آج تک شراب کے حرام ہونے اور شرابی پر حد نافذ کرنے پر اجماع ہے۔ تو کیا تقلید مغرب کا گرویدہ یہ ٹولہ اپنے آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ صاحب بصیرت سمجھتا ہے؟ یا کہیں پھر اس امت سے خارج تو نہیں ہو چکا۔ ان کی یہ تعلیاں اور لن ترانیاں انہیں کہیں لے تو نہیں ڈوبیں ؟ اللہ نہ کرے !

آٹھواں نقطہ

اور آٹھواں نقطہ یہ کہ جس طرح وجوب پر صرف امر کا صیغہ ہی دلالت

نہیں کرتا بلکہ مختلف طریقوں سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کتب علیکم الصیام میں روزے کا وجوب "کتب" سے ان اللہ فرض علیکم الحج میں "فرض" سے اور وللہ علی الناس حج البیت میں "للہ علی الناس" سے وجوب حج کا ثبوت ہے۔ اسی طرح ہی نہی تحریمی یعنی کسی چیز یا کام کے قطعی و صریح حرام ہونے کے لئے صرف لا تفعلوا یا حرام علیکم جیسے کلمات اور صیغے ہی بس نہیں۔ بلکہ سوال و استفہام بھی نہی کے معنوں میں ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ھل انتم منتھون کا معنی انتھوا بھی کیا گیا ہے۔ کہ باز آ جاؤ۔ بلکہ اہل علم کے نزدیک ایسا سوالیہ جملہ نہی صریح سے بھی زیادہ بلیغ ہوا کرتا ہے۔ پہلے کسی چیز کی برائیاں بتا دی جائیں اور پھر دھمکی کے انداز میں کہا جائے۔ کہ اب بھی تم کیا اس سے باز نہیں رہو گے ؟

کسی چیز کے نجس و ناپاک (رجس) یا شیطانی فعل قرار دینے ' اس کے ارتکاب کرنے والے کو ملعون قرار دینے سے بھی اس کے حرام ہونے کا معنی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ کسی فعل کے ترک کرنے کا مطالبہ کسی فعل کی مذمت ' اس کے فاعل کی مذمت اور اس پر ناراضگی کا اظہار ہو' فاعل کو جانوروں اور شیاطین سے تشبیہ دی گئی ہو' کسی فعل کے مانع ہدایت' باعث زوال نعمت اور موجب عذاب و رسوائی قرار دیا گیا ہو جیساکہ اللہ کی عداوت یا اس سے جنگ کی دھمکی دی گئی ہو' کسی فعل کو ظلم ' عداوت' بغاوت یا گناہ قرار دیا گیا ہو فاعل کو گمراہ بتایا گیا ہو' کسی فعل کے بارے میں لیس من اللہ فی شی یا لیس من الرسول و اصحابہ فی شی کہا گیا ہو' فاعل کے بارے میں قاتلہ اللہ جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہوں اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا' اسے پاک نہیں کرے گا' اس کے عمل کو درست نہیں کرے گا' اس کی تدبیر کو کامیاب نہیں بنائے گا' کسی فعل کو دل کی گمراہی یا آیات الہی سے پھر جانے کا سبب قرار دیا گیا ہو تو یہ سارے صیغے ہی اس فعل کے حرام ہونے کا ثبوت ہیں۔

آب قرآن و حدیث کی نصوص کو ذرا پڑھ لیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی ایک آدھ صیغہ سے نہیں بلکہ شراب تو درجنوں صیغوں سے حرام قرار پائی ہے۔

نواں نقطہ

نواں اور آخری نقطہ یہ کہ شراب کا نشہ آور ہونا بھی اس کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔ اور اس امر پر امت کا اتفاق ہے کہ شراب کے سلسلہ میں تین آیات نازل ہوئی ہیں۔ جن میں سے دو یعنی بقرہ ' مائدہ میں لفظ "خمر" اور سورہ نساء میں نشہ و سکر سے متعلقہ لفظ "سکاری" آیا ہے اس سے بھی یہ بات واضح ہو گئی کہ خمر سے مراد سکرو نشہ آور ہے۔ اور ہر مسکر و نشہ آور چیز حرام ہے۔
(یہ تلخیص و ترمیم از الخمر و سائر المسکرات ص ۳۸ تا ۴۵)

حرمت شراب کے دیگر دلائل

اسلامی نقطہ نظر سے کسی چیز کے حرام ہونے کے دلائل صرف چار قسم کے ہو سکتے ہیں:

اولا: یہ کہ اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں کسی چیز کو حرام قرار دیا ہو۔

ثانیا: یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں کسی چیز کو حرام قرار دیا ہو۔

ثالثا: یہ کہ کسی چیز کے حرام ہونے پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع و اتفاق ہو۔

رابعا: یہ کہ عقل سلیم کی رو سے کوئی چیز حرام ہو ان چار قسم کے دلائل میں سے ہم قرآن وسنت کی تعلیمات کے سلسلہ میں ذکر کر چکے ہیں کہ ان دونوں مصادر شریعت میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔

3۔ اجماع امت

اب رہی بات آخری دو اقسام کی تو ان میں سے ایک اجماع امت ہے اوپر ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ امت اسلامیہ کے تمام معروف مذاہب اور مسالک علماء و فقہاء کا شراب کے حرام ہونے پر اجماع و اتفاق ہے۔ کسی کا بھی اس کے حرام ہونے میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔

اہل سنت' اہل تشیع یا شیعہ' اہل ظاہر یا ظاہریہ اور اہل باطنیہ سبھی اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ (الخمر والسائر المسکرات ص ۳۸)

ان تمام مسالک کے ائمہ و علماء کی کتابوں سے اقتباسات نقل کرنے سے بات لمبی ہو جائے گی۔ ویسے بھی باطنیہ کا تو وجود تو شاذ و نادر ہے۔ اور کتب سنت سے کافی تفصیلات ذکر کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا یہاں ہم صرف شیعہ کی معتبر تفسیر "صافی" اور ظاہریہ کی معتبر کتاب "المحلی" کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

اہل تشیع

معروف شیعی مفسر و فقیہ علامہ فیض الکاشانی ؒ کی تفسیر الصافی میں کتاب الکافی کے حوالہ سے حضرت جعفر صادق ؒ کے مفصل اقوال و ارشادات میں شراب کی قباحتیں بیان کی گئیں ہیں اور اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ (ج ۱ ص ۲۲۷ ـ ۲۲۹)

ایسے ہی سورہ النساء کی آیت ۴۳ کی تفسیر میں بھی شراب کی تدریجی تحریم کا ذکر ہے۔ (تفسیر الصافی ۱ر۴۱۹) آگے چل کر سورہ المائدہ کی آیت ۹۰ اور ۹۱ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بھی علامہ کاشانی ؒ نے شراب کو حرام ہی قرار دیا ہے۔اور قمی و خصال کے حوالوں سے تفصیل ذکر کی گئی ہے۔

(تفسیر الصافی ۲ر۸۲ تا ۸۴)

تفسیر صافی کے مذکورہ تینوں مقامات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ شراب کے بارے میں کتب سنت اور کتب شیعہ میں کوئی فرق نہیں۔ یہاں بھی

حرام' وہاں بھی حرام۔ شراب کی وجہ سے یہاں بھی دس قسم کے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔ اور وہاں بھی۔

فقہ ظاہریہ

المحلی ابن حزم کے ساتویں جز آغاز "کتاب الاشربہ" میں علامہ ابن حزمؒ نے شراب کے حرام ہونے پر بڑی تفصیلی و مدلل بحث کی ہے۔ اور شراب رکھنے' بیچنے اور پینے وغیرہ سب امور کو حرام قرار دیا ہے۔

(المحلی ابن حزم جز ۷ ص ۴۷۸ تا ۴۸۶)

۴۔ عقل سلیم

دلائل حرمت کی چوتھی قسم ہے۔ (عقل سلیم کی گواہی) تو اس نقطہ نظر سے بھی شراب اور دیگر منشیات حرام قرار پاتی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر (القرطبی ۳ /۲ ،۵۶) میں علامہ احمد بن حجر قاضی محکمہ شرعی قطر نے اپنی کتاب الخمر و سائر المسکرات میں شیخ عبداللہ بن ابراہیم صدر شعبہ امور اسلامیہ نے اپنی کتاب "الخمر۔ ام الخبائث " میں اور ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور نے المعہد العالی للقضاء سعودیہ سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے لکھے گئے مقالہ "موقف الاسلام من الخمر" میں جو بعد میں کتابی شکل میں بھی طبع ہو گیا ہے۔ متعدد عقلاء اور دانشوروں کے شراب کی حرمت کے بارے میں اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ ان اقوال کا تعلق بھی اسلام سے پہلے عہد جاہلیت سے ہے۔ جبکہ شرعاً شراب حرام بھی نہیں کی گئی تھی اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمارے نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور یہ بات بھی پہلے ذکر کی جا چکی ہے کہ اصحاب سیر و تاریخ اور خصوصاً نبی اکرم ﷺ کی سیرت نگاروں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ امور شرک' لہو و لعب' راگ و رنگ اور شراب و جوا سے نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی منصب

نبوت پر سرفراز ہونے سے پہلے بھی مبرا تھی۔ یہاں کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنانا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ بات صرف آپ ﷺ تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے بھی مروی ہے۔ کہ وہ اس کے قریب تک نہ جاتے تھے۔ اور ایسی ہی بات خلیفہ راشد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے کہ جب انہیں کہا گیا:

ما منعک من شرب الخمر فی الجاہلیة و لا حرج علیک فیہا

کہ آپ اہل جاہلیت میں شراب کیوں نہیں پیتے تھے حالانکہ (اس وقت) اس میں کوئی حرج نہیں تھا تو عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انی رایتہا تذہب العقل جملة و ما رایت شیا یذہب جملہ و یعود جملہ

یعنی میں نے دیکھا ہے کہ یہ عقل کو پوری طرح زائل کر دیتی ہے اور میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ جو چیز ایک مرتبہ مکمل طور زائل ہو جائے وہ پوری طرح ہی لوٹ آئے یعنی اس میں کچھ نہ کچھ خلل ضرور ہی باقی رہ جاتا ہے۔

اور اسی طرح کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا:

لما حرمت الخمر علی نفسک فی الجاہلیة و قد کانت مباحة

آپ نے عہد جاہلیت نے شراب کو اپنے آپ پر حرام کیوں کر لیا تھا (جب کہ اس وقت) یہ مباح تھی۔

تو انہوں نے جواب دیا:

لانی رایت الکملة یزیدون فی عقولہم و شارب الخمر یسعی فی زوال عقلہ فترکتہا لذلک

میں نے کاملین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی عقلوں کو بڑھانے کی فکر میں رہتے

ہیں مگر شراب نوشی کرنے والے اپنی عقل کو برباد کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس لئے میں نے شراب کو ترک کر دیا تھا۔

یہ وہ شخصیات ہیں جنھوں نے عہد جاہلیت کے بعد عہد اسلام کو نہ صرف پا بلکہ یہ مشاہیر اسلام میں سے ہیں اور ان سب نے نور اسلام کے طلوع ہونے سے پہلے محض، عقل سلیم سے ہی اندازہ کر لیا تھا کہ شراب کوئی اچھی چیز نہیں بلکہ یہ دشمن عقل ہے۔

عہد جاہلیت کے بعض عقلاء اور دانشوروں نے جب شراب کی مضرتوں یا نقصانات کو دیکھا تو انہوں نے اسے اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔ اگرچہ اس وقت تک حرمت و ممانعت کا کوئی حکم نہ ہونے کی وجہ سے یہ مباح تھی۔ اور عام پی جاتی تھی ۔ اس کے باوجود ان کا اسے حرام کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر قرآن و سنت نے اسے نہ بھی حرام کیا ہوتا تب بھی محض عقل سلیم ہی اس سے اباء کرتی ہے اور ممنوع قرار دیتی ہے۔

عہد جاہلیت کے ان عقلاء اور دانشوروں میں سے ہی ایک عبداللہ بن جدعان قریشی بھی تھے جنھوں نے زمانہ قبل از اسلام میں ہی شراب کو اپنے لئے ممنوع کر لیا تھا۔

ایک دوسرے دانشور عباس بن مرداس السلمی ہیں وہ جب ابھی زمانہ جاہلیت و ضلالت سے بھی گزر رہے تھے تو انہیں کہا گیا:

لما لا تشرب الخمر

تم شراب کیوں نہیں پیتے ۔

تو اس نے جواب دیا:

ما کنت لآخذ جھلی بیدی و ادخله فی جوفی ما کنت لاصبح رئیس قوم و امسی سفیههم

میں ایسا کرنے والوں میں سے نہیں ہوں کہ اپنی جہالت و دیوانگی کے

موجب شراب کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے اپنے پیٹ میں اتار لوں۔ میں ایسا شخص نہیں بننا چاہتا کہ جو صبح تو رئیس قوم اور سردار قبیلہ ہو اور شام کو (شراب کا نشہ کر کے) اپنی قوم کا بے وقوف ترین آدمی بن جائے۔

ایسے ہی دانشوروں میں سے ایک حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سے قبل از اسلام پوچھا گیا:

مالک لا تشرب الخمر ؟

تمہیں کیا ہے تم شراب نہیں پیتے ہو؟

تو انہوں نے جواب دیا:

لا اشرب مایشرب عقلی

میں کوئی ایسی چیز نہیں پیتا جو میری عقل کو پی جائے۔

ایسے ہی اصحاب عقل و خرد لوگوں میں سے ایک قیس بن عاصم المنقری بھی تھے' عہد جاہلیت میں شراب کا ایک تاجر ان کے پاس آیا کرتا تھا۔ وہ اس سے شراب خریدا کرتا تھا۔ شراب بیچنے والا شراب کے ختم ہو جانے تک انہیں کے پاس رہا کرتا تھا۔ ایک دن قیس نے شراب پی لی اور اس کے نشہ میں مدہوش ہوگیا۔ اور اس عالم بے خودی بلکہ بد حواسی میں اس نے اپنی بیٹی کو کھینچ کر اس کے بالوں کی چوٹی پکڑ لی اور چاند کو دیکھ دیکھ کر کچھ بکنے لگا۔ اور جب ہوش ٹھکانے لگی تو ندامت کے عالم میں اس نے کئی رباعیاں کہیں جن میں سے ایک شعری رباعی میں کہا:

تاجر فاجر جاء الا له به

کان لحیته اذناب اجمال

جاء الخبیث ببیسانیه ترکت

صحبی و اهلی بلا عقل و لا مال

ایک تاجر فاجر کو اللہ یہاں لے آیا جس کی داڑھی اونٹوں کی دموں جیسی

تھی۔ وہ خبیث شخص بیسانی شراب لایا تھا۔ جس نے میرے اہل و عیال اور دوست و احباب کو بے عقل اور بے مال بنا دیا۔ اور اسی وقت سے شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔

ایسے ہی ایک بدوی اور اعرابی عورت کا واقعہ بھی ہے۔ کہ کسی قوم کے پاس رکی تو انہوں نے اسے اپنے مشروبات میں سے کچھ پلایا۔ جب اسے نشہ ہونے لگا تو اس نے پوچھا: أکل نسائکم یشربن هذا کیا تمہاری عورتیں بھی یہی مشروب پیتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ تو اس اعرابی عورت نے کہا رب کعبہ کی قسم! تب تو تمام کی تمام زانیہ ہیں۔

عام اہل عقل و دانش سے شراب کی قباحتیں بیان کرنے اور اسے ناجائز و ممنوع قرار دینے میں نبی اقدس ﷺ کے ایک پردادا قصی بن کلاب سبقت لے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا:

اجتنبوا الخمر فانها تفسد العقول و الاذهان

شراب نوشی سے کلی اجتناب کرو کیونکہ یہ عقلوں اور ذہنوں کو فاسد کر دیتی ہے۔

شراب کی انہی برائیوں کے پیش نظر ایک شاعر ابن وردی نے کیا خوب کہا تھا۔

و اهجر الخمر ان کنت فتی
کیف یسعی فی جنون من عقل

اگر تم جوان مرد ہو تو شراب ترک کر دو۔ بھلا کوئی عقل مند شخص جنون و پاگل پن میں مبتلا ہونے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے۔

(تفسیر قرطبی ۲/۳/۵۶۔ الخمر و سائر المسکرات ص ۷۰-۷۲ طبع پنجم)

عہد جاہلیت کے خرد مندوں، دانشوروں اور اصحاب عقل و فہم کے ان سب اقوال پر ذرا غور کر کے اندازہ تو کریں کہ نہ کسی شریعت کی طرف سے

باقی صـ ۴۸ پر